احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

پیر 31 دسمبر 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

قائم مقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 31 دسمبر 2012ء 17 صفر 1434 ہجری 31 فتح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 301

اشاعت فحشاء کا جرم

حضرت شبیل بن عوف بیان کرتے ہیں کہ

ہمارے بزرگوں میں یہ بات مشہور تھی کہ جو شخص کوئی فحش بات سنے اور اس کو پھیلائے تو وہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے اس بات کا خود ارتکاب کیا۔

(الادب المفرد باب من سمع بفاحشة حديث نمبر:325)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونو جمع نہیں ہو سکتے جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔

ہماری جماعت کو چاہئے کل نا کردنی افعال سے دور رہا کریں۔ وہ شاخ جو اپنے تنے اور درخت سے سچا تعلق نہیں رکھتی وہ بے پھل رہ جاتی ہے۔ سو دیکھو اگر تم لوگ ہمارے اصل مقصد کو نہ سمجھو گے اور شرائط پر کاربند نہ ہو گے تو ان وعدوں کے وارث تم کیسے بن سکتے ہو جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں۔

جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس (۔) (النحل:126) کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرز کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔ (۔) مگر یاد رکھو جیسی یہ باتیں حرام ہیں ویسے ہی نفاق بھی حرام ہے۔ اس بات کا بھی خیال رکھنا کہ کہیں پیرایہ ایسا نہ ہو جاوے کہ اس کا رنگ نفاق سے مشابہ ہو۔ موقعہ کے موافق ایسی کارروائی کرو جس سے اصلاح ہوتی ہو۔ تمہاری نرمی ایسی نہ ہو کہ نفاق بن جاوے اور تمہارا غضب ایسا نہ ہو کہ بارود کی طرح جب آگ لگے تو ختم ہونے میں ہی نہیں آتی۔ بعض لوگ تو غصہ سے سودائی ہو جاتے ہیں اور اپنے ہی سر میں پتھر مار لیتے ہیں۔ اگر ہمیں کوئی گالی دیتا ہے تب بھی صبر کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب کسی کے پیرومرشد کو گالیاں دی جاویں یا اس کے رسول کو ہتک آمیز کلمے کہے جاویں تو کیسا جوش ہوتا ہے مگر تم صبر کرو اور حلم سے کلام کرو۔

ایسا نہ ہو کہ تمہارا اس وقت کا غصہ کوئی خرابی پیدا کردے جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو یا کوئی مقدمہ بنے جس سے سب کو تشویش ہو۔ سب نبیوں کو گالیاں دی گئی ہیں۔ یہ انبیاء کا ورثہ ہے۔ ہم اس سے کیونکر محروم رہ سکتے تھے۔ ایسے بن جاؤ کہ گویا مسلوب الغضب ہو تم کو گویا غضب کے قویٰ ہی نہیں دیئے گئے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 104)

جلسہ سالانہ کیلئے سفر اختیار کرنے والے احباب کیلئے

سیدنا حضرت مسیح موعود کی پُرسوز جامع دعا

سیدنا حضرت مسیح موعود کی یہ دلی تڑپ تھی کہ احباب جلسہ سالانہ میں بکثرت شامل ہوا کریں۔ حضور نے ان تمام احباب کے لئے جو جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے۔ نہایت درد اور دلی سوز کے ساتھ نہایت جامع رنگ میں دعائیں کی ہیں۔ ان دعاؤں کا ایک حصہ درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب جماعت کو ان دعاؤں کا وارث اور اہل بنائے۔ آمین

’’ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء)

نشہ عبادتوں کو ضائع کردیتا ہے

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز جو عقل میں بگاڑ پیدا کردے شراب کے زمرہ میں آتی ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس نے نشہ آور چیز کا استعمال کیا اس کی چالیس دن کی نمازیں ضائع ہو گئیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الاشربه)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 37

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعددِ ازواج پر اعتراض کا جواب

یہ واقعہ ایسا نہیں ہے کہ اس کو ایسی مختصر سیرت میں بیان کیا جاتا، جس قسم کی سیرت میں اِس وقت لکھ رہا ہوں لیکن اس واقعہ کا ایک ایسا پہلو ہے جو مجھے مجبور کرتا ہے کہ اس معمولی سے واقعہ کو اِس جگہ لکھ دوں اور وہ یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اُن کی کئی بیویاں تھیں اور یہ کہ آپ کا یہ فعل نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ عیاشی پر مبنی تھا مگر جب ہم اس تعلق کو دیکھتے ہیں جو آپ کی بیویوں کو آپ کے ساتھ تھا تو ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ آپ کا تعلق ایسا پاکیزہ، ایسا بے لوث اور ایسا روحانی تھا کہ کسی ایک بیوی والے مرد کا تعلق بھی اپنی بیوی سے ایسا نہیں ہوتا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق اپنی بیویوں سے عیاشی کا ہوتا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلنا چاہئے تھا کہ آپ کی بیویوں کے دل کسی روحانی جذبہ سے متأثر نہ ہوتے۔ مگر آپ کی بیویوں کے دل میں آپ کی جو محبت تھی اور آپ سے جو نیک اثر انہوں نے لیا تھا وہ بہت سے ایسے واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کی بیویوں کے متعلق تاریخ سے ثابت ہے۔ مثلاً یہی واقعہ کتنا چھوٹا سا تھا کہ میمونہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی دفعہ حرم سے باہر ایک خیمہ میں ملیں۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُن سے تعلق کوئی جسمانی تعلق ہوتا، اور اگر آپ بعض بیویوں کو بعض پر ترجیح دینے والے ہوتے تو میمونہؓ اِس واقعہ کو اپنی زندگی کا کوئی اچھا واقعہ نہ سمجھتیں بلکہ کوشش کرتیں کہ یہ واقعہ اُن کی یاد سے بھول جائے۔ لیکن میمونہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پچاس سال زندہ رہیں اور 80 سال کی ہو کر فوت ہوئیں۔ مگر اس برکت والے تعلق کو وہ ساری عمر بھلا نہ سکیں۔ 70 سال کی عمر میں جب جوانی کے جذبات سب سرد ہو چکے ہوتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پچاس سال بعد جو عرصہ ایک مستقل عمر کہلانے کا مستحق ہے میمونہؓ فوت ہوئیں اور اُس وقت اُنہوں نے اپنے اِرد گرد کے لوگوں سے درخواست کی کہ جب میں مر جاؤں تو مکہ کے باہر ایک منزل کے فاصلہ پر اس جگہ جس جگہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیمہ تھا اور جس جگہ پہلی دفعہ میں آپ کی خدمت میں پیش کی گئی تھی میری قبر بنائی جائے اور اُس میں مجھے دفن کیا جائے۔ دنیا میں سُچے نوادر بھی ہوتے ہیں اور قصے کہانیاں بھی مگر سُچے نوادر میں سے بھی اور قصے کہانیوں میں سے بھی کیا کوئی واقعہ اس گہری محبت سے زیادہ پُر تأثیر پیش کیا جا سکتا ہے؟

خالد بن ولید اور عمرو بن العاص کا قبول اسلام

زیارتِ کعبہ سے واپسی کے بعد جلد ہی دو ایسے آدمی اسلام میں داخل ہوئے جو اسلامی جنگوں کے شروع سے لے کر اِس وقت تک کفار کے زبردست جرنیلوں میں شامل تھے اور جو اسلام لانے کے بعد اسلام کے ایسے مشہور جرنیل ثابت ہوئے کہ تاریخ اسلام میں سے ان لوگوں کا نام مٹایا نہیں جا سکتا۔ یعنی خالد بن ولیدؓ جس نے بعد میں روما کی حکومت کی بنیادیں ہلا دیں اور علاقہ کے بعد علاقہ فتح کر کے اسلامی حکومت میں داخل کیا اور عمرو بن العاص جنہوں نے مصر کو فتح کر کے اسلامی حکومت میں شامل کیا۔

جنگ موتہ

جب آپ زیارت کعبہ سے واپس آئے تو آپ کو اطلاعات ملنی شروع ہوئیں کہ شام کی سرحد پر عیسائی عرب قبائل یہودیوں اور کفار کے اُکسانے پر مدینہ پر حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے پندرہ آدمیوں کی ایک پارٹی اس غرض کے لئے شام کی سرحد پر بجھوائی کہ وہ تحقیقات کریں کہ یہ افواہیں کہاں تک صحیح ہیں۔ جب یہ لوگ شامی سرحد پر پہنچے تو وہاں دیکھا کہ ایک لشکر جمع ہو رہا ہے۔ بجائے اس کے کہ یہ لوگ واپس آ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیتے تبلیغ کا جوش جو اُس زمانہ میں مؤمن کی سچی علامت ہوا کرتا تھا اُن پر غالب آ گیا اور دلیری سے آگے بڑھ کر انہوں نے اُن لوگوں کو اسلام کی دعوت دینی شروع کر دی۔ جو لوگ دشمنوں کے اُکسائے ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وطن پر حملہ کر کے اُسے فتح کرنا چاہتے تھے وہ اِن لوگوں کی توحید کی تعلیم سے بھلا کہاں متأثر ہو سکتے تھے۔ جونہی اِن لوگوں نے اُن کو اسلام کی تعلیم سنانی شروع کی چاروں طرف سے سپاہیوں نے کمانیں سنبھال لیں اور اُن پر تیر برسانے شروع کر دیئے۔ جب مسلمانوں نے دیکھا کہ ہماری تبلیغ کا جواب بجائے دلائل اور براہین پیش کرنے کے یہ لوگ تیر پھینک رہے ہیں تو وہ بھاگے نہیں اور اس سینکڑوں اور ہزاروں کے مجمع سے انہوں نے اپنی جانیں نہیں بچائیں بلکہ سچے مسلمانوں کے طور پر وہ پندرہ آدمی ان سینکڑوں ہزاروں آدمیوں کے مقابلہ پر ڈٹ گئے اور سارے کے سارے وہیں مر کر ڈھیر ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ایک اَور لشکر بھیج کر ان لوگوں کو سزا دیں جنہوں نے ایسا ظالمانہ فعل کیا تھا۔ اتنے میں آپ کو اطلاع ملی کہ وہ لشکر جو وہاں جمع ہو رہے تھے پراگندہ ہو گئے ہیں اور آپ نے کچھ مدت کیلئے اس ارادہ کو ملتوی کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسی دَوران میں غسان قبیلہ کے رئیس کو جو رومی حکومت کی طرف سے بصرہ کا حاکم تھا یا خود قیصر روما کو ایک خط لکھا۔ غالباً اس خط میں مذکورہ بالا واقعہ کی شکایت ہو گی کہ بعض شامی قبائل اسلامی علاقہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور یہ کہ انہوں نے بِلا وجہ پندرہ مسلمانوں کو قتل کر دیا ہے۔ یہ خط الحرث نامی ایک صحابی کے ہاتھ بجھوایا گیا تھا۔ وہ شام کی طرف جاتے ہوئے موتہ نامی ایک مقام پر ٹھہرے جہاں غسان قبیلہ کا ایک رئیس سرجیل نامی جو قیصر کے مقرر کردہ حکام میں سے تھا اُنہیں ملا اور اُس نے ان سے پوچھا کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ شاید تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامبر ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس پر اُس نے ان کو گرفتار کر لیا اور رسیوں سے باندھ کر مار مار کر انہیں مار دیا۔ گو تاریخ میں اس کی تشریح نہیں آئی لیکن یہ واقعہ بتاتا ہے کہ جس لشکر نے پہلے پندرہ صحابیوں کو مارا تھا یہ شخص اس کے لیڈروں میں سے ہو گا۔ چنانچہ اس کا یہ سوال کرنا کہ شاید تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامبروں میں سے ہو بتاتا ہے کہ اُس کو خوف تھا کہ محمد رسول اللہ قیصر کے پاس شکایت کریں گے کہ تمہارے علاقہ کے لوگ ہمارے علاقہ کے لوگوں پر حملہ کرتے ہیں اور وہ ڈرتا ہو گا کہ شاید بادشاہ اس کی وجہ سے ہم سے باز پُرس نہ کرے۔ پس اُس نے اپنی خیر اِسی میں سمجھی کہ پیغامبر کو مار دے تا کہ نہ پیغام پہنچے اور نہ کوئی تحقیقات ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اُس کے ان بدارادوں کو پورا نہ ہونے دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حرثؓ کے مارے جانے کی خبر کسی نہ کسی طرح پہنچ ہی گئی اور آپ نے اس پہلے واقعہ اور اس واقعہ کی سزا دینے کے لئے تین ہزار کا لشکر تیار کر کے زید بن حارثؓ (جو آپ کے آزاد کردہ غلام تھے اور جن کا آپ کی مکی زندگی میں ذکر آ چکا ہے) کی ماتحتی میں شام کی طرف بھجوایا اور حکم دیا کہ زید بن حارثؓ فوج کے کمانڈر ہوں گے اور اگر وہ مارے گئے تو جعفر بن ابی طالب کمانڈر ہوں گے اور اگر وہ مارے گئے تو عبداللہ بن رواحہؓ کمانڈر ہوں گے اور اگر وہ بھی مارے جائیں تو مسلمان اپنے میں سے کسی کو منتخب کر کے اپنا افسر بنا لیں۔ اُس وقت ایک یہودی آپ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے کہا اے ابوالقاسم! اگر آپ سچے ہیں تو یہ تینوں آدمی ضرور مارے جائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کے منہ سے نکلی ہوئی باتوں کو پورا کر دیا کرتا ہے۔ پھر وہ زیدؓ کی طرف مخاطب ہوا اور کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی ہیں تو تم کبھی زندہ واپس نہیں آؤ گے۔ زیدؓ نے جواب میں کہا میں واپس آؤں یا نہ آؤں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی ہیں۔ دوسرے دن صبح کے وقت یہ لشکر روانہ ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اس کو چھوڑنے کے لئے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کی افسری کے بغیر اتنا بڑا لشکر کسی مسلمان جرنیل کے ماتحت کسی اہم کام کیلئے نہیں گیا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس لشکر کے ساتھ ساتھ چلتے جاتے تھے اور انہیں نصیحتیں کرتے جاتے تھے۔ آخر مدینہ کے باہر اُس مقام پر جا کر جہاں سے آپ مدینہ میں داخل ہوئے تھے اور جس جگہ پر عام طور پر مدینہ والے اپنے مسافروں کو رخصت کیا کرتے تھے، آپ کھڑے ہو گئے اور کہا میں تم کو اللہ کے تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں اور تمہارے ساتھ جتنے مسلمان ہیں اُن سے نیک سلوک کرنے کی۔ تم اللہ کا نام لے کر جنگ پر جاؤ اور تمہارے اور خدا کے دشمن جو شام میں ہیں اُن سے جا کر لڑائی کرو۔ جب تم شام میں پہنچو گے تو وہاں تمہیں ایسے لوگ ملیں گے جو عبادت گاہوں میں بیٹھ کر خدا کا نام لیتے ہیں تم اُن سے کسی قسم کا تعرض نہ کرنا اور نہ اُنہیں تکلیف پہنچانا اور نہ دشمن کے ملک میں کسی عورت کو مارنا اور نہ کسی بچے کو مارنا اور نہ کسی اندھے کو مارنا اور نہ کسی بڈھے کو مارنا۔ نہ کوئی درخت کاٹنا نہ عمارت گرانا۔ یہ نصیحت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس لوٹے اور اسلامی لشکر شام کی طرف روانہ ہوا۔ یہ پہلا لشکر تھا جو اسلام کی طرف سے عیسائیت کے مقابلہ کے لئے نکلا۔ جب یہ لشکر شام کی سرحد پر پہنچا تو اسے معلوم ہوا کہ قیصر بھی اِس طرف آیا ہوا ہے اور ایک لاکھ رومی سپاہی اس کے ساتھ ہیں اور ایک لاکھ کے قریب عرب کے عیسائی قبائل کے سپاہی بھی اس کے ساتھ ہیں۔ اس پر مسلمانوں نے چاہا کہ وہ راستہ میں ڈیرہ ڈال دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دیں تا کہ اگر آپ نے کوئی اور مدد بھجنی ہو تو بھیج دیں اور اگر کوئی حکم دینا ہو تو اس سے اطلاع دیں۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

10

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

کلاس واقفین نو کے موقع پر حضور انور کی نصائح اور کلاس واقفات نو میں ان کی ذمہ داریوں کا بیان

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

8 دسمبر 2012ء

(حصہ دوم)

واقفین نو اور خدمت دین

عزیزم شیراز احمد نے ''واقفین نو اور خدمت دین'' کے موضوع پر اپنا مضمون پیش کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحریک وقف نو کا یہ مقصد بیان فرمایا تھا کہ آئندہ سو سالوں میں جس کثرت سے (دین حق) نے ہر جگہ پھیلنا ہے وہاں تربیت یافتہ غلام چاہئیں جو محمد رسول اللہ ﷺ کے خدا کے غلام ہوں۔

الحمد للہ کہ احباب جماعت احمدیہ جرمنی کو بھی تحریک کے آغاز سے ہی اپنی اولاد خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ان محمد رسول اللہ ﷺ کے خدا کے غلاموں کی تعداد ساڑھے چار ہزار سے زائد ہوچکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحریک کے آغاز میں ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ میری خواہش ہے کہ پوری دنیا سے ایک پانچ ہزاری فوج تیار ہو جائے۔ جہاں آج خدا تعالیٰ نے پوری دنیا میں اس پانچ ہزار کو پچاس ہزار غلاموں میں بدل دیا ہے وہاں صرف ایک چھوٹے سے ملک جرمنی میں ہی پانچ ہزاری فوج تیار ہونے والی ہے۔

خلافت کے پروانوں یعنی جرمنی کے احباب جماعت کو ہر سال تقریباً 180 بچے خلیفہ وقت کے حضور پیش کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔ اس طرح اس وقت جماعت احمدیہ جرمنی میں شعبہ وقف نو کی تجنید 4 ہزار 592 ہوچکی ہے جن میں ایک ہزار 968 واقفات نو اور 2 ہزار 624 واقفین نو ہیں۔ ان واقفین نو میں 556 بچے، 983 اطفال اور ایک ہزار 85 خدام شامل ہیں۔ تعلیم کے میدان میں بھی الحمد للہ واقفین نو دوسروں کی نسبت بہت بہتر ہیں۔ جرمنی میں مختلف طرح کے سکول پائے جاتے ہیں۔ پانچویں کلاس سے تیرہویں کلاس تک کے سکولوں میں گمنازیئم بہترین سکول سمجھا جاتا ہے۔ جرمنی کے اعداد و شمار کے مطابق 30 فیصد طلباء گمنازیئم میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جبکہ اس وقت جماعت احمدیہ جرمنی کے 55 فیصد واقفین نو گمنازیئم میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور آئندہ چند سالوں میں انشاء اللہ واقفین نو کی ایک بڑی تعداد گمنازیئم سے فارغ ہو کر یونیورسٹیز میں داخل ہوچکی ہوگی۔ اس وقت ستر سے زائد واقفین نو کو جرمنی، یوکے اور کینیڈا کے جامعات احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور ان میں سے چند ایک تو خدمت کے عملی میدان میں بھی قدم رکھ رہے ہیں۔ اس طرح دو سو سے زائد واقفین نو یونیورسٹیز میں مختلف مضامین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں 16 میڈیکل کی تعلیم، 39 انجینئرنگ، 13 سائنس، 42 کامرس، 21 کمپیوٹر، 10 لاء، 7 آرکیٹیکٹ، 7 میڈیا، 8 اسلامک سٹڈی، 4 ٹیچنگ اور اسی طرح بہت سے دوسرے مضامین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ تقریباً 160 واقفین نو مختلف قسم کی ٹیکنیکل تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

ان ہزار سے زائد خدام میں سے نوے فیصدی سے زائد واقفین نو تجدید وقف یعنی Rededication کرکے والدین کے عہد کو نبھاتے ہوئے خود آزادانہ فیصلہ کے ساتھ خدا اور محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی کا جؤا اپنی گردنوں میں ڈال چکے ہیں اور اس بات کا عہد کر چکے ہیں کہ خلیفہ وقت جو بھی اور جہاں بھی خدمت کے لئے فرمائیں گے وہ اسے اپنی سعادتمندی سمجھیں گے۔ انشاء اللہ جلد ہی خلیفہ وقت کے یہ خدام تعلیم سے فارغ ہوکر بارگاہ خلافت میں اپنے آپ کو پیش کرنے کے لئے حاضر ہوں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اپنی تعلیم کے ساتھ ساتھ بھی بہت سے واقفین نو بھائیوں کو جماعتی اور ذیلی تنظیم میں خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے۔ جن میں نمایاں ہمارے موجودہ صدر خدام الاحمدیہ، نائب صدر اور 3 نیشنل عاملہ ممبران کے علاوہ بہت سے قائدین مجالس اور ناظمین شامل ہیں۔

الحمد للہ کہ واقفین نو کی ایک بڑی تعداد دینی تعلیم کی طرف بھی توجہ کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ جرمنی میں چار سال سے بڑے واقفین نو سے وکالت وقف نو کے مقرر کردہ نصاب کا ہر سال جائزہ لیا جاتا ہے۔ امسال سالانہ جائزہ میں 985 واقفین نو نے شرکت کی۔ جن میں سے 63 فیصد واقفین نو اپنی عمر کے مطابق پچاس فیصد سے زائد نصاب جانتے ہیں جبکہ 34 فیصد واقفین نو اپنی عمر کے مطابق پورے نصاب پر عبور رکھتے ہیں۔

یہ ہماری کتنی خوش قسمتی ہے کہ ہر سال ہمیں اپنے پیارے آقا کے ساتھ کلاس میں شامل ہوکر آپ کی پاک صحبت میں بیٹھنے اور آپ کی نصائح سننے کا موقع ملتا ہے۔ اس کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک میں ہونے والی وقف نو کلاسز میں فرمودہ ہدایات بھی الفضل میں شائع ہوتی ہیں۔ پھر یوکے میں ہونے والی کلاسز بھی ایم ٹی اے پر نشر ہوتی ہیں۔ ان تمام کلاسز میں حضور پُرنور ہم واقفین نو کے لئے تازہ ہدایات فرماتے رہتے ہیں۔ اب یہ یقیناً ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان نصائح کو ہمیشہ اپنے ذہنوں میں تازہ رکھیں اور ان پر عمل کرنے والے ہوں۔

آخر پر عزیزم فائز احمد نے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی تحریک وقف نو کے عنوان کے تحت نظم پڑھی جس کا پہلا شعر درج ذیل ہے۔

آقا نے کی ہے جاری تحریک وقف نو کی
قدرت کا ہے اشارہ تحریک وقف نو کی

یہ سارا پروگرام پیش ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو کو مخاطب ہوتے ہوئے ہدایات فرمائیں اور ان کے سوالات کے جوابات بھی عطا فرمائے۔

نصائح حضور انور

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پروگرام تو بڑا اچھا تھا لیکن میرا خیال ہے کہ سمجھ کم لوگوں کو ہی آئی ہوگی کیونکہ اردو میں سمجھ نہیں آتی۔ پہلی بات تو یہ کہ جو تلاوت کی گئی ہے اس میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی مثال بچپن کی دی گئی کہ انہوں نے اپنے ابا یعنی باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ کہا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میری قربانی کرو اسی طرح کردو۔ اب یہ قربانی کا جذبہ ہر بچے میں اس وقت پیدا ہوسکتا ہے جب آپ لوگ کچھ تھوڑی سی تاریخ سے بھی واقفیت رکھیں اور تاریخ پڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کن کن بچوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی کہانی پڑھی ہے۔ اس پر بچوں نے ہاتھ کھڑے کئے تو حضور انور نے فرمایا چار پانچ نے پڑھی ہے تو پتہ کیا لگے گا۔

بہرحال پہلی بات تو یہ ہے کہ اس وقت وقف نو کے لئے مرکزی طور پر میں نے ''اسماعیل'' نام سے رسالہ شروع کروایا ہے اور اس کا اسماعیل نام اسی وجہ سے رکھا ہے۔ اب تو اس کا تیسرا ایشو بھی آرہا ہے۔ وہ رسالہ یہاں آنا چاہئے اور اس کے مضامین منگوا کر یہاں بھی شائع کرنا چاہئے۔ آدھا حصہ جرمن زبان میں اور باقی حصہ اردو زبان میں شائع ہوتا کہ ان بچوں کو بھی پتہ لگے کہ واقفین نو کی کیا اہمیت ہے۔ یہ رسالہ صرف UK کے لئے نہیں بلکہ میں نے کہا ہے کہ ساری دنیا کو بھیجا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یہ جو سارا آج پروگرام تھا پہلے تو قرآن کریم کی تلاوت تھی اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کا ذکر ہے خاص طور پہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا ذکر ہے پھر حدیث پیش ہوئی جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرا حال تو یہ ہے جس طرح ایک انسان ایک مسافر پیدل جارہا ہو سفر کر رہا ہو۔ آجکل تو سفر کے بہت ذریعے ہیں کار میں بیٹھ جاتے ہو جہاز میں بیٹھ جاتے ہو، ٹرین پر بیٹھ جاتے ہو پرانے زمانے میں یا گھوڑوں پر سفر کرتے تھے یا اونٹوں پر سفر کرتے تھے اور وہ بھی ریگستان میں دور دور تک درخت کوئی نہیں ہوتا تھا۔ عربوں کی یہی مثال دی ہے کہیں درخت نظر آجاتا تھا سایہ ہوتا تھا تو وہاں سفر کرتے کرتے اس سائے میں بیٹھ کے ستا لیتے تھے۔ تمہارے یہاں سردیاں ہوں برف پڑ رہی ہو تو ہیٹنگ آن کر لیتے ہو گرمیاں آئیں تو ایئر کنڈیشن آن ہو جاتے ہیں پنکھے چل جاتے ہیں لیکن اس زمانہ میں پنکھے نہ تھے تو اس زمانہ کی مثال آنحضرت ﷺ نے دی ہے کہ دیکھو تم سفر کر رہے ہو دھوپ تیز ہو Desert (صحرا) ہو ریت کی گرمی ہو اور تم تھکے ہوئے ہو تو جب کوئی درخت نظر آتا ہے تو اس کے سائے کے نیچے تھوڑا سا آرام کرتے ہو، پھر چل پڑتے ہو تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری زندگی تو ایسے ہے میں تو دنیا کی جو چیزیں ہیں دنیا کے آرام اور آسائشیں ہیں سہولتیں ہیں ان سے میرا کوئی تعلق نہیں اس لئے میں تو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے دنیا میں آیا ہوں۔ انسان کو محبت و پیار سکھانے کے لئے دنیا میں آیا ہوں اور یہ میرا مسلسل سفر ہے۔ رات کو سوتا ہوں آرام کرتا ہوں دوپہر کو بیٹھتا ہوں تو یہ اسی طرح ہے جس طرح ایک مسافر چلتے چلتے تھوڑی دیر درخت کے نیچے آرام کرے اور پھر آگے روانہ ہوجائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تو یہ چیزیں ذہن میں رکھنی چاہئیں اور جب یہ چیزیں یاد آئیں کہ آنحضرت ﷺ نے کس طرح اپنی جان کو لوگوں کی ہدایت کے لئے ہلکان کیا اللہ تعالیٰ کہتا ہے ہلاک نہ کر اپنی جان کو کہ یہ ایمان

نہیں لاتے۔ آنحضرت ﷺ کی ایسی حالت ہوگئی تھی اور آپ کی یہ خواہش تھی کہ ساری دنیا اللہ تعالیٰ کو ماننے والی ہو جائے۔ عبادت کرنے والی ہو جائے نمازیں پڑھنے والی ہو جائے بتوں کو چھوڑ دے تو اس کی خاطر بے چین ہوتے تھے دعائیں کرتے تھے اور کوشش کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ کسی کو ہدایت دینا میرا کام ہے تمہارا کام صرف تبلیغ کرنا ہے۔ ہاں بیشک تبلیغ کرو لیکن اتنی فکر بھی نہ کرو کہ اپنے آپ کو ہلاک کر لو مار ہی لو کہ یہ کیوں مسلمان نہیں ہوتے۔

حضور انور نے فرمایا:

تو یہ اب واقفین زندگی کا بھی کام ہے تمہاری خاص پرسنٹیج (Percentage) ایسے لوگوں کی ہونی چاہئے جو جامعہ میں جانے والے ہوں (مربیان) بھی بنیں۔ ایک تو عمومی طور پہ واقفین زندگی ہیں واقفین نو ہیں جس میں سے انجینئر بھی بن رہے ہیں ڈاکٹر بھی بن رہے ہیں لائرز بھی بن رہے ہیں لیکن کچھ لوگ جامعہ میں جانے والے ہونے چاہئیں اب آہستہ آہستہ جامعہ میں جانے والوں کی تعداد کم ہو رہی ہے جبکہ (مربیان) کی ہمیں زیادہ سے زیادہ تعداد چاہئے جرمنی میں کتنے شہر ہیں کتنے قصبے ہیں ہزاروں میں ہوں گے۔ اب ہر جگہ ایک (مربی) بھیجنا ہو تو ہم نہیں بھیج سکتے ہمارے پاس زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس (مربی) ہیں ایک ریجن میں ایک (مربی) بیٹھا ہوتا ہے۔ ہمبرگ میں (مربی) ہیں تو سارے علاقے کو کور کر رہے ہیں حالانکہ یہاں سے مہدی آباد Nahe تک جاؤ تو تین شہر راستہ میں آجاتے ہیں ہر جگہ ایک مربی بیٹھنا چاہئے (-) ہونا چاہئے اور صرف جرمنی نہیں ساری دنیا کا ہمارا میدان ہے کوشش کرو کم از کم 20 فیصد جو واقفین نو ہیں وہ جامعہ میں جانے والے ہوں اس طرح ڈاکٹر ہیں ان کی بھی ایک خاص پرسنٹیج ہونی چاہئے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ تمہارے میں سے ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو دین کا علم حاصل کریں اور دین کا علم حاصل کر کے پھر اس کو اپنے اپنے علاقے میں پھیلائیں یا ویسے (دعوت الی اللہ) کریں۔ تو یہ (دعوت الی اللہ) کا ایک بہت بڑا کام ہے جو ہمارے سپرد ہے۔ اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ نہیں تو آٹھ دس لڑکے ہر سال جامعہ میں آتے ہیں تو فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا:

پھر آگے حضرت مسیح موعود کا اقتباس پڑھا گیا جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی اور وفاداری کی مثال دی گئی ہے کہ سب سے بڑی چیز وفاداری ہے۔ قرآن کریم میں لکھا ہے۔ ابراہیم الذی وفی ابراہیم وہ تھا جس نے وفا کی۔ وفا کیا ہے؟ وفا یہ ہے کہ جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرو۔ وفا یہ ہے کہ اب اس زمانے میں خدا تعالیٰ کا اتنا بڑا انعام ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ پرانے زمانے میں کہ نہ کوئی سہولت تھی نہ کوئی پانی ہوتا تھا نہ بجلی تھی نہ پنکھا تھا نہ ہیٹنگ تھی سردی ہے تو اس میں آگ جلانی پڑتی تھی لکڑیاں اکٹھی کر کے اگر وہ بھی مل جائیں اور گرمیاں ہوں تو جیسا بھی پانی ملے وہ بڑی نعمت لگا کرتی تھی۔ آجکل اتنا سب کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے وفاداری کا تقاضا ہے کہ ان نعمتوں کا بھی شکر ادا کرو اور سب سے زیادہ ہر احمدی کو ان نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہئے اور یہ وفاداری واقفین نو کی یہ ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی کبھی نہ بھولیں، پھر جس مقصد کے لئے ماں باپ نے وقف کیا ہے۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے یہاں کی سہولتوں کو آرام کو آسائش کو دیکھ کر بھول نہ جائیں کہ ہمارے کچھ اللہ تعالیٰ سے وعدے بھی ہیں ان کی وفا کرنی ہے۔ بلکہ ہر جو سہولت ملتی ہے ہر آرام جو تم دیکھتے ہو، پڑھائی میں اگر اچھے ہو سکولوں میں پڑھ رہے ہو، تعلیم میں آگے جا رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کا مزید شکر کرتے ہوئے دین کی طرف زیادہ لگاؤ ہونا چاہئے بجائے اس کے کہ دنیا کی طرف لگاؤ ہو۔ واقفین زندگی کی سب سے بڑی چیز وفا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:

پھر نظم بھی یہاں پڑھی گئی جس میں حضرت مصلح موعود نے کہا کہ زمانے کے حالات جو ہیں بڑے مشکل ہیں۔ آپ کی ایک اور نظم ہے جس میں لکھا ہوا ہے کہ ؎

جدھر دیکھو ابر گنہ چھا رہا ہے
گناہوں میں چھوٹا بڑا مبتلا ہے

پس اتنا زیادہ گناہ ہے دنیا میں، میڈیا ہے انٹرنیٹ ہے، ٹی وی کے پروگرام ہیں، چیٹنگ ہے، ویب سائٹس ہیں Facebook ہے اور بھی بہت ساری چیزیں ہیں ان سب میں نیکی کم تعلیم ہوتی ہے گناہوں کی زیادہ باتیں ہوتی ہیں تو ان چیزوں سے خود بھی بچنا اور دوسروں کو بچانا واقفین نو کا کام ہے۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے کہ شیطان ایک عرصے سے حکمران ہو رہا ہے۔ اب تمہارا کام ہے جو احمدی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو مان لیا ہے اس شیطان سے اپنے آپ کو بھی بچاؤ اور دنیا کو بھی بچاؤ۔ یہ بہت بڑا کام ہے بہت بڑی ذمہ داری ہے جو واقفین نو کی لگائی گئی ہے۔ پھر واقفین نو کے حوالہ سے جو باقی مضامین ہیں مختصر یہ ہے کہ ہر واقف نو یہ عہد کرے کہ میں نے ایک تو اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ وفا کرنی ہے اور وفا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے مجھے پیدا کیا ہے وہ کیا ہے۔ اس کی عبادت کرنا، کبھی اپنی پانچ نمازیں نہیں چھوڑنی۔ میرے سامنے جتنے بچے بیٹھے ہوئے ہیں دس سال سے بڑی عمر کے ہیں جو چھوٹے سے چھوٹا ہے وہ بھی دس سال سے اوپر ہے اور دس سال کی عمر وہ ہے جس میں نمازیں فرض ہو جاتی ہیں اور اس میں تو کوئی رعایت نہیں ہے بلکہ دس سال کے بعد سختی کرنے کا حکم ہے ایک دو سال تک ماں باپ کوئی ایک آدھ چپیڑ مار بھی دیں کہ تم نے نماز نہیں پڑھی تو برداشت کر لیا کرو اور جو جوان ہیں انہیں خود ہوش ہونی چاہئے بارہ سال کے جو ہو جاتے ہیں پانچ نمازیں جو فرض ہیں ان کو پڑھنا ضروری ہے، سکول میں جاتے ہو آجکل سردیاں ہیں اور وقت نہیں ملتا یا تو سکول والوں سے کہو کہ ایک ڈیڑھ بجے جو بریک ہوتی ہے اس میں وقت دے دیں کہ ہم نماز پڑھ لیں۔ سکول میں دونوں نمازیں جمع کر لیا کرو کیونکہ ساڑھے تین پونے چار کے بعد تو نماز کا وقت ہی نہیں رہتا۔ اس لئے نمازوں کو کبھی نہ چھوڑو۔ پانچوں نمازیں پوری پڑھنی ہیں دوسرے وفا کا تقاضا ہے کہ دین کا علم سیکھو اور دین کا علم قرآن کریم پڑھنے سے آتا ہے جو بڑے ہو گئے ہیں وہ بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ گھر سے باہر نہ نکلنا چاہئے جب تک آپ قرآن کریم کی تلاوت نہ کر لیں کم از کم ایک رکوع ہر روز پڑھا کریں۔ چاہے تھوڑا وقت ہی ہو پھر وفا کا تقاضا یہ ہے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے جو حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے ان سے ایک مضبوط تعلق پیدا کرو۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ تمام دنیاوی رشتوں سے زیادہ میرے سے رشتہ محبت پیدا کرو اور اس کا طریقہ یہی ہے کہ آپ کی کتابیں پڑھو۔ جو کتابیں جرمن میں ترجمہ ہو گئی ہیں ان کو پڑھو جو نہیں ہیں وہ ماں باپ سے کہو کہ پڑھ کر سنائیں۔

تمہارے ساتھ ساتھ ماں باپ کو بھی پڑھنے کا شوق پیدا ہو جائے گا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ بہت خوبصورت بات کہی ہوئی ہے کہ حضرت مسیح موعود وہ شخص ہیں جن پر فرشتے اترتے تھے اور آپ کی کتابیں وہ ہیں جو اس طرح فرشتوں کی راہنمائی میں لکھی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں مکمل کی گئیں آپ پر فرشتے اترتے تھے اور جو لوگ ان کو پڑھتے ہیں اگر سنجیدہ ہو کر پڑھیں تو ان پر بھی فرشتے اترنے لگ جاتے ہیں یعنی ان کو نیکیوں کی طرف تلقین کرتے ہیں۔ پس جو اثر حضرت مسیح موعود کی کتابوں کا ہے وہ کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔

حضور انور نے فرمایا:

آپ لوگ بڑے ہو گئے ہیں 18،16،15 سال کے۔ پھر وقف نو کا کورس کر لینا اور اس میں بھی 50 فیصد بچوں میں 50 فیصد کورس کر لینا یہ تو کوئی کمال کی بات نہیں ہے۔ آپ میں سے ہر ایک کو سو فیصد کورس مکمل کرنا چاہئے اور وہ معمولی سا کورس ہے اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھیں قرآن کریم کی کمنٹری ہے انگلش جن کو پڑھنی آتی ہے وہ انگلش میں Volume 5 کمنٹری پڑھیں۔ چھوٹے بچے جو ہیں وہ ترجمہ سیکھنے کی کوشش کریں۔ میں نے وقف نو UK کے اجتماع میں کافی ساری ہدایات دی تھیں وہ بھی جرمن میں اور اردو میں پرنٹ کروا کر آپ کو سامنے رکھنے چاہئیں۔ دو مختلف اجتماعوں میں ہدایات دے چکا ہوں۔ پس ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ چھوٹے بچے بھی بڑے بھی جس طرح آپ بڑے ہوتے جا رہے ہیں آپ لوگوں کی ذمہ داریاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ وفا کا معیار جو ہے وہ بڑھتا چلا جانا چاہئے۔

ایک واقف نو طلحہ احمد بٹ نے عرض کیا کہ دو باتیں بتانی تھیں۔ پہلی یہ کہ حضور کا شکریہ ادا کرنا تھا۔ حضور جرمنی آئے ہیں اور ہمیں اس کلاس کا موقع دیا ہے۔ مجھے بہت ہی خوشی ہو رہی ہے ہمیں آپ کا چہرہ دیکھ کر آپ کی باتیں سن کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ دوسری بات یہ کہ باہر سردی ہے آپ اپنا لباس گرم رکھیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا جزاک اللہ

حضور کے دریافت فرمانے پر طلحہ احمد نے بتایا کہ وہ 16 سال کا ہے والد کا تعلق جہلم سے ہے اور والدہ کا ربوہ سے اس وقت میں Gymnasium جا رہا ہوں اور آئندہ میں ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں۔ میرے لئے دعا کریں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا ماشاء اللہ ڈاکٹر بننے کے لئے کیمسٹری اور بائیولوجی میں دلچسپی ہونی چاہئے۔

ایک بات تو تمہارے اپنے لئے ہے اگر تم عمل کرو تو تمہارا فائدہ ہوگا۔ دوسری بات میرے لئے میں عموماً عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

ایک بچے کی طرف سے یورپین پارلیمنٹ میں کئے جانے والے خطاب سے متعلق سوال پر جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا میں خطاب کرنے کے بعد نکل کر سیدھا جرمنی میں آ گیا۔ بہرحال اب تاثرات آئیں گے وہ ہمارا پریس سیکشن بھی شائع کرے گا یا اپنی پریس ریلیز میں دیدے گا۔ ماجد صاحب رپورٹ تیار کر رہے ہیں بعد میں لکھیں گے اگر اردو پڑھنی آتی ہے تو الفضل میں پڑھ لینا اور اگر نہ پڑھنی آتی ہو تو کسی سے سن لیں۔ لیکن بہرحال جو دو تین مجھے پتہ لگے ہیں وہ یہی ہیں کہ انہوں نے کہا ہے کہ بڑا اچھا ہے ایک تاثر یہ بھی تھا کہ یہ Message جو یورپ کو دیا ہے بڑا Bold Message ہے ہمت والا Message ہے اور اس کی ضرورت بھی تھی جو تین Message تھے کہ (دینی) نقطہ نظر سے اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ دنیا متحد ہو جائے۔ کرنسی، فری بزنس اور ٹریڈ میں بھی دنیا کو ایک ہونا چاہئے اور امیگریشن میں بھی ایسی پالیسیاں بنیں کہ دنیا ایک ہو جائے۔

CNN نے اپنی ویب سائٹ پر یہ تینوں باتیں لکھ کر ساتھ نام لکھ کر اور میری تصویر دے کر اس پر لکھ دیا ہے Quote of the Day اتنی اہمیت دی ہے۔ تو باقی تاثرات لوگوں کے اچھے ہی ہیں۔

ایک بچے کے مالی بحران کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا جو کوششیں ہو رہی ہیں ان میں یہ لوگ کتنے Sincere ہیں اس کو میں نے Capital Hill امریکہ میں ان کی کانگرس کے لیڈرز کے سامنے جو ایڈریس کیا تھا۔ اس میں ان کو کہا تھا کہ تمہاری جو طاقتوں کی کوششیں ہیں ٹھیک نہیں ہیں۔ اسی طرح تھوڑا سا اشارہ میں نے یورپین پارلیمنٹ میں بھی کیا۔ ان کو بھی میں نے کہا تھا کہ تمہاری کوششیں کیا ہیں تم لوگ صحیح طرح کسی کی مدد نہیں کرتے مجھے بتاؤ اگر تم اپنی کوششوں میں Sincere ہوتے تو امریکہ میں میں نے ان کو یہ کہا تھا کہ کوئی ایک غریب ملک مجھے دکھاؤ جس کو تم نے اس کی Economy کو بہتر کرنے کی سنجیدگی سے کوشش کی ہو اور وہ Developed Nation میں تمہارے مقابل پر آ گئی ہو۔ کوششیں اسی طرح کرتے ہیں عراق میں Developement ہو رہی تھی۔ عراق بڑی ترقی کر رہا تھا تو وہاں بمبارمنٹ کر کے تباہ کر دیا تیل پر قبضہ ہو گیا۔ لبنان اس سے پہلے ترقی کر رہا تھا بیروت جو تھا پیرس بن رہا تھا ترقی کے لحاظ سے بن جاتا ٹھیک ہے بے حیائی کے لحاظ سے نہ بنتا۔ تو اس کو تباہ کر دیا اس سے پہلے پھر قاہرہ ترقی کر رہا تھا اس کو بھی تباہ کر دیا جو غریب ملک ترقی کر رہے ہیں ان کو ترقی کرنے نہیں دیتے۔ اسی طرح میں نے ان کو یہ بھی کہا تھا کہ یہ بتاؤ کہ تم لوگ کہتے ہو کہ وہاں کی حکومتیں کرپٹ ہیں ٹھیک ہے حکومتیں بھی کرپٹ ہیں جو صحیح نہیں کرتیں لیکن تم نے ان حکومتوں کی کرپشن کو دیکھتے ہوئے بھی کہ وہ کرپٹ ہیں پھر بھی ان کی مدد کرتے رہے جب تک تمہاری ڈکٹیشن پر وہ چلتے رہے تمہاری مرضی سے وہ چلتے رہے تم ان کی مدد کرتے رہے جب انہوں نے تمہاری مرضی قبول کرنی بند کر دی تو چھوڑ دیا۔ یہی حال اب Syria شام میں ہو رہا ہے یہ لوگ تو Sincere ہیں ہی نہیں۔ باقی بات وہی ہے جو آپ نے کی ہے کہ جب ایسی باتیں ہوں فساد بھی ہوں تو پھر تباہیاں آیا کرتی ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے (-) بھی تو اسی ڈگر پر چل رہے ہیں تو یہ جو تباہی آئے گی وہ ساری دنیا کے لئے آئے گی اور پھر انشاء اللہ دین کی طرف توجہ پیدا ہوگی اور وہ دین کی طرف توجہ جو پیدا ہوگی وہ زمانے کے امام کی (دین حق) کی صحیح تعلیم ہے اس تعلیم کی طرف توجہ پیدا ہوگی اس لئے آپ واقفین نو کی زیادہ ذمہ داری ہے کہ آئندہ جو زمانہ آنے والا ہے اس میں آپ لوگوں نے دنیا کو صحیح گائیڈ کرنا ہے۔

ایران اور شام سے متعلق سوال کے جواب پر فرمایا یہ بھی میں Capital Hill امریکہ میں کانگریس مین کو بیان کر چکا ہوں کہ بلاک بن رہے ہیں۔ پیس (Peace) کے بارے میں ایڈریس کئے ہوئے ہیں وہ پڑھ لو اور یہ بلاک جو بن رہے ہیں اس میں پھر یہی ہوگا کہ جنگ عظیم ہوگی صرف ایران نہیں، ایران سے ابھی کیونکہ وہ دور ہے کچھ گھرا ہوا ہے کچھ اور مسائل ہیں اس لئے ایران سے پہلے Syria پر حملہ کرنا چاہیں گے۔ حملہ بھی کریں گے مسلمان ملکوں کے ذریعہ سے ترکی کے ذریعے سے Syria پر حملہ کروائیں گے پھر جنگ شروع ہوگی۔ یہ جنگ پھیلے گی ایران کی طرف آئے گی رشیا اور چین ایران کی سائیڈ لیں گے امریکہ اور یورپ دوسرے ممالک کی سائیڈ لے گا دو بلاک بن جائیں گے۔ جس طرح یہ کہتے ہیں Claim کرتے ہیں کہ ایران کے پاس ایٹم بم ہے اور ایران اس کا انکار کرتا ہے کہ ہمارے پاس نہیں، ایٹم بم ہے اگر بالفرض ہے تو پھر وہ جو مر رہا ہو Frustrated ہو یہ نہیں دیکھتا کہ آگے کون ہے اور کون نہیں جو دل میں آتی ہے کر جاتا ہے۔ تو وہی حال ہوگا ان ملکوں کا۔ تو میں اس لئے ان کو کہتا ہوں کہ تم لوگ کچھ عقل کرو کیونکہ پہلے امریکہ ایک تھا جس کے پاس ایٹم تھا اس لئے جاپان کے اوپر Second World War میں دو ایٹم بم گرائے اور لاکھوں لوگوں کو مار دیا ہے۔ میں نے وہ ہیروشیما کا علاقہ جا کر دیکھا ہے وہاں انہوں نے ایک گھر Preserve کیا ہوا ہے۔ کنکریٹ کا سارا گھر پگھل کر نیچے آیا ہوا ہے۔ وہ اتنی طاقت کا بھی بم نہیں تھا۔ اب ہر چھوٹے ملک کے پاس بھی بم ہے اور ایسے ملکوں کے بھی پاس ہے جن میں عقل بھی نہیں ہے۔ اندازہ کر لو کہ پھر کیا خوفناک نتیجہ نکلے گا۔ دنیا اپنے آپ کو خود تباہ کر رہی ہے اس لئے دعا کرو کہ تباہی سے بچ جائیں اور اگر یہ خدانخواستہ ہو گیا تو اس کے بعد جو نیک لوگ ہوں گے وہ بہر حال بچ جائیں گے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ؎

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

تو یہ چیزیں ہیں اس لئے تم لوگوں سے کہتا ہوں کہ نیکیوں کی طرف آؤ، نمازوں کی طرف آؤ، اللہ سے دل لگاؤ تا کہ نیک لوگ بچ کر پھر دنیا کی اصلاح کا کام کریں۔

ایک واقف نو بچے نے بتایا میں لندن ایک لڑکے کے ساتھ حضور سے ملنے آیا تھا حضور نے فرمایا تھا کہ وہ (-) ہو جائے گا۔ وہ الحمد للہ (-) ہو گیا ہے اس کو دو خوابیں بھی آئی ہیں اب احمدیت کی طرف نہیں آ رہا۔ اس کے لئے دعا کریں۔ وہ خود کہتا ہے اور کوئی (دین) ہے ہی نہیں۔

اس پر حضور نے فرمایا اس سے کہو کہ تم (-) کس لئے ہوئے ہو احمدیوں سے متاثر ہو کر (-) ہوئے ہو۔

(دین حق) اگر اور کہیں نہیں ہے تو پھر جس رستے کو دکھایا اس طرف چل پڑے ہو اور آدھے رستے میں آ کر رک گئے ہو۔ اصل عقلمند تو وہ ہوتا ہے جو اپنی منزل پر پہنچنے کی کوشش کرے۔ یہ نہیں کہ آدھے راستے میں رک کر دور سے کہے کہ میں نے دیکھ لیا۔ وہ منزل نظر آ رہی ہے بڑا اچھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اس کو سمجھاؤ کہ عقل تمہیں احمدیت نے دی اب اپنی منزل تک پہنچو۔

حضور انور نے فرمایا بیلجیئم میں ایک دہریہ شخص تھا اس کو خدا پر یقین احمدیوں نے دلوایا۔ جب اس کو Existence of God کا پتہ لگ گیا تو کہنے لگا میں اب کسی اور جگہ جاؤں تو اس سے بہتر ہے کہ میں احمدی ہوتا ہوں عقل کا تقاضا یہ ہے اس سے بھی کہو کہ جنہوں نے تمہیں عقل دی اس سے تم پرے ہٹ رہے ہو۔ اس لئے کہ بعض پابندیاں جماعت احمدیہ میں ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے قریبی احمدی لوگ ہوں جو اس پر اچھا اثر نہیں ڈالتے ہوں گے۔ لیکن تعلیم اس کو اچھی لگی اس سے کہو اگر تم باہر جا کر دیکھو گے تو اگر احمدیوں میں 20 فیصد اچھے نہیں ہیں تو باہر جا کر تمہیں 80 فیصد ایسے لوگ نظر آئیں گے جو غلط کام کر رہے ہیں اس لئے احمدیت کی طرف ہی آنا پڑے گا۔ (دین حق) یہ ہے کہ اس کو پورا مانا جائے اور پورا ماننے کے لئے اگر آنحضرت ﷺ کو ماننا ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ (-) کی جماعت میں شامل ہو جانا۔ اس کو جا کر میرا اسلام کہنا۔ تو یہ سلام دور دور سے کہہ دینا ٹھیک نہیں۔ سلام پہنچانا ہے تو قبول کر کے سلام پہنچاؤ۔

واقفین نو کی یہ کلاس سات بجے تک جاری رہی۔ اس کلاس میں جرمنی کے شمالی علاقہ جات کے بارہ سال سے بڑے 210 واقفین نے شمولیت کی سعادت پائی۔

کلاس واقفات نو

اس کے بعد سات بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ واقفات نو کی کلاس شروع ہوئی۔ عزیزہ نتاشہ رانا نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور عزیزہ فرح احمد نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث مبارکہ اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ مدیحہ دین نے پیش کیا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا کہ تنگی ہو یا آسائش، خوشی ہو یا ناخوشی ہر حال میں ہم آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے۔ (مسلم)

اس کے بعد عزیزہ ایمن امتیاز نے ملفوظات سے حضرت مسیح موعود کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو اور یہی (دین) ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔ پس جو اس وقت اس چشمہ کے نزدیک نہیں آیا، جو خدا تعالیٰ نے اس غرض کے لئے جاری کیا ہے وہ یقیناً بے نصیب رہتا ہے۔ اگر کچھ لینا ہے اور مقصد کو حاصل کرنا ہے تو طالب صادق کو چاہئے کہ وہ چشمہ کی طرف بڑھے اور آگے قدم رکھے اور اس چشمہ جاری کے کنارے اپنا منہ رکھ دے اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کے سامنے غیرت کا چولہ اتار کر آستانہ ربوبیت پر نہ گر جاوے اور یہ عہد نہ کرے کہ خواہ دنیا کی وجاہت جاتی رہے اور مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں، تو بھی خدا کو نہیں چھوڑے گا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے گا۔ ابراہیمؑ کا یہی عظیم الشان اخلاص تھا کہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ (دین حق) کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیمؑ بنائے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ ابراہیم بنو۔

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ولی پرست نہ بنو بلکہ ولی بنو اور پیر پرست نہ بنو۔ بلکہ پیر بنو۔

(ملفوظات جلد دوم ص 139,138)

اس کے بعد عزیزہ عظمیٰ احمد نے خوش الحانی کے ساتھ حضرت مصلح موعود کی درج ذیل نظم کے چند اشعار پڑھے ؎

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

بعد ازاں عزیزہ راشیقہ احمد، نداء الفتح گوندل، عائشہ صدیقہ اور زارہ احمد نے تحریک وقف نو کے پچیس سال اور واقفات نو کی ذمہ داریاں کے عنوان کے تحت درج ذیل مضمون پیش کیا۔

واقفات نو کی ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو کے رسالہ مریم کے اجراء کے موقع پر اپنے پیغام میں واقفات نو کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

وقف نو بچیوں کو وقف کی یہ تاریخ کبھی نہیں بھولنی چاہئے کہ دنیا میں سب سے پہلے اپنے بچے کو اس کی پیدائش سے قبل وقف کرنے والی ایک عورت ہی تھی اور جس کو اس نے جنم دیا یعنی سب سے پہلی واقفہ نو وہ بھی ایک عورت ہی تھی جس کا نام مریم تھا۔ اس کو وقف کرنے والے والدین نے اس کی ایسی اعلیٰ درجہ کی تربیت کی اور اس بچی نے بھی اپنے اس مقام کو سمجھتے ہوئے وقف کے تقاضوں کو ایسا نبھایا کہ عرش کے خدا نے رہتی دنیا تک کے لئے قرآن کریم جیسی کتاب میں عفت و عصمت کی اس دیوی اور تقویٰ و طہارت سے زندگی بسر کرنے والی اس عورت کی زندگی کو نیکی اور تقویٰ کا اعلیٰ مقام پانے کے لئے ایک مثال کے طور پر محفوظ کر دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب بر موقع سالانہ

اجتماع واقفات نو یوکے بیان فرمودہ 5 مئی 2012ء میں مزید فرمایا۔

آپ سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف وہی زندگی کامیاب سمجھی جاسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں گزاری جاتی ہے اور ایک واقفہ نو لڑکی ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ آپ کا وجود حضرت مریمؑ کے وجود کی طرح ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہمیشہ ان کے کردار اور طرز عمل کو راہنما کے طور پر اپنے سامنے رکھیں۔ آپ کا ہر عمل مکمل سچائی پر اور خداتعالیٰ کے خوف پر مبنی ہونا چاہئے۔ جو آپ کریں یا کہیں وہ یہ ظاہر کرے کہ آپ ایک واقفہ نو ہیں۔ آپ ایک صدیقہ ہیں جو کہ مکمل طور پر سچا وجود ہیں کیونکہ آپ ایک واقفہ نو ہیں۔ واقفات نو کی ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ بیشک آپ اس دنیا سے ہیں مگر آپ کا دنیا پرستی کے امور سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ سال بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ اس تحریک (وقف نو) کی سلور جوبلی کا سال ہے۔ اس مبارک تحریک کے 25 سال پورے ہو چکے ہیں۔ آپ میں سے بہت ساری ایسی واقفات نو ہیں جو کہ واقفات نو کی سب سے پہلی Batch کا حصہ ہیں اور یہ حقیقی طور پر ایک بڑا اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔ پس ان انعامات کی روشنی میں آپ پر یہ لازم ہے بلکہ آپ کا فرض ہے کہ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزار رہیں۔

مریم رسالہ میں اپنے پیغام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اس دور میں اس سنت کے تابع آپ کے والدین نے بھی آپ کو آپ کی پیدائش سے پہلے وقف کیا ہے۔ آپ کے وقف کا یہ مقام اور اعزاز کوئی معمولی بات نہیں ہے لیکن وقف کا یہ اعزاز تبھی آپ کے ماتھوں کا جھومر بن سکتا ہے کہ جب آپ وقف کے تقاضوں کو نبھاتے ہوئے اپنی زندگیاں خلافت کی تابعدار بن کر گزارنی شروع کریں گی۔ اس لئے ہمیشہ یہ بات یاد رکھیں اور دنیا کے تمام مذاہب اور تمام تہذیبوں کی تاریخ پڑھ جائیں تو آپ جان لیں گی کہ جو عظمت اور مقام اسلام نے عورت کو دیا ہے وہ کبھی کسی اور مذہب نے اسے نہیں دیا۔ ایک عورت کا حقیقی تابعدار ہونا اور کامل مسلمان ہونا اس کے لئے پہلے بھی فخر کا باعث تھا اور اب بھی ہے۔ اسلام کے پہلے دور میں عورت نے علم و عمل کے ہر میدان میں قابل قدر اور قابل رشک کارنامے سرانجام دیئے اور علم و عمل کا یہ جھنڈا صرف اسلام کے دور اول میں ہی نہیں (دین) کے دور ثانی میں احمدیت یعنی حقیقی (-) میں احمدی عورتوں نے ہی بلند کر رکھا ہے اور اب آپ واقفات نو بچیاں ہیں، آپ نے بھی یہ جھنڈا علم و عمل کے ہر میدان میں اونچے سے اونچا لہرانا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے تجدید دین کے کاموں کو پھیلانے اور دین کی خدمت کے لئے ہمیشہ مستعد رہنا ہے۔ اس کے لئے آپ کی نظریں ہمیشہ آسمانوں کی طرف رہیں اور آپ کے ذہنوں اور علم و عمل کی پروازیں بھی آسمانوں کی رفعتوں کو چھونے کے عزائم لئے ہوئے ہوں اور اگر آپ نے یہ بلندیاں واقعی حاصل کرنی ہیں تو اس زمانے کے امام اور (دین) کی خوبصورت تعلیمات کے نور سے دنیا کو منور کرنے والے حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریرات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ خلیفہ وقت کی ہدایات اور نصائح کو اپنے لئے مشعل راہ بنالیں کہ آج یہی تعلیمات آب حیات کا حکم رکھتی ہیں جو بالآخر انسان کو ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنا دیتی ہیں۔ یہی وہ زندگی بخش باتیں ہیں جو مردہ دلوں کو حیات جاودانی عطا کرتی ہیں اور زمین سے اٹھا کر آسمانوں کی رفعتوں تک پہنچا دیتی ہیں جہاں فرشتے بھی ان سے ہمکلام ہونے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحریک وقف نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو۔ اس عظیم مقصد کو پانے کے لئے آج ہم واقفات نو جماعت احمدیہ جرمنی آپ سے یہ عہد کرتی ہیں کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اپنے والدین کے خلافت احمدیہ سے کئے ہوئے اس عہد کو آخری دم تک نبھائیں گی اور (دین حق) کے جھنڈے کو علم و عمل کے ہر میدان میں اونچا لہرائیں گی۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے تجدید دین کے کاموں کو پھیلانے اور دین کی خدمت کے لئے ہمیشہ مستعد رہیں گی۔ خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہیں گی۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریرات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں گی اور خلیفۃ المسیح کی ہر ہدایت اور نصیحت کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں گی اور آسمانوں کی رفعتوں تک پہنچنے کی ہر ممکن کوشش کریں گی۔ انشاء اللہ

پیارے حضور! اب آپ کی خدمت اقدس میں جرمنی میں واقفات نو سے متعلق چند اعداد و شمار پیش کئے جائیں گے۔

جماعت جرمنی میں اس وقت کل واقفات کی تعداد 1967 ہے۔ جن میں 652 واقفات لجنہ ہیں، 841 واقفات ناصرات اور 474 واقفات 7 سال سے کم عمر کی ہیں۔ لجنہ واقفات میں سے 526 واقفات یعنی 80 فیصد واقفات تجدید عہد کر چکی ہیں۔

168 واقفات موصیات ہیں۔ 49 واقفات Hauptschule میں زیر تعلیم ہیں۔ 170 واقفات Realschule میں پڑھ رہی ہیں۔ 292 واقفات Gymnasium میں زیر تعلیم ہیں۔ 116 واقفات Gesamtschule میں پڑھ رہی ہیں۔

116 واقفات یونیورسٹی میں Social Studies، Teaching، Orientalistic، Islamic، Computer Science، Studies، Business Administration، Health and Care، Architecture، Medical، Sociology، History، Educational Science وغیرہ پڑھ رہی ہیں۔ 140 واقفات شادی شدہ ہیں۔ 23 واقفات کام کر رہی ہیں۔ 40 واقفات ٹرانسلیشن ٹیم میں کام کر رہی ہیں۔ اس وقت تک 22 واقفات معلمات کا امتحان پاس کر چکی ہیں اور تقریباً 400 واقفات معلّمہ کی کلاسز میں شامل ہیں۔ اسی طرح تقریباً 140 واقفات اردو پروجیکٹ میں شامل ہیں، جہاں انہیں اردو پڑھنا اور پھر کمپیوٹر پر لکھنا سکھایا جا رہا ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے جرمنی بھر کی بہترین واقفات پر مشتمل 10 رکنی ایک ٹیم جلسہ سالانہ اور اجتماع کے موقع پر حفاظت خاص پر ڈیوٹی دے رہی ہے۔ اسی طرح متعدد واقفات خدمت کے میدان میں مختلف شعبہ جات میں مصروف عمل ہیں۔

آخر پر عزیزہ عظمیٰ احمد، محمودہ صبا حسین، طوبیٰ حسین اور ثوبیہ ملک نے مکرمہ عرشی ملک صاحبہ کا کلام ترانے کی شکل میں مل کر سنایا۔

سمعنا اور اطعنا سے یہ دل معمور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ یہ منشور ہے اپنا
ہمیں یہ جان و مال اور وقت سب قربان کرنا ہے
نئی نسلوں کے دل میں بھی یہی ارمان بھرنا ہے
چلن پر عجز و قربانی کے دل مغرور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ یہ منشور ہے اپنا

یہ پروگرام پیش ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو بچیوں کو ہدایات سے نوازا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔

ایس بشریٰ

میری پیاری امی جان مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ

میری امی جان مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب مرحوم بڑے صبر و تحمل سے بیماری کی تکلیف برداشت کرتے کرتے آخرکار فضل عمر ہسپتال میں 29 جولائی 2010ء کی رات وفات پا گئیں۔

میری پیاری امی جان گونا گوں صفات کی مالک تھیں۔ احمدیت کی شیدائی خلیفہ وقت سے عقیدت اور ادب واحترام کو زندگی کا محور سمجھتیں۔ نظام جماعت سے مضبوط تعلق رکھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ چندوں کی ادائیگی حیثیت کے مطابق پابندی سے کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ باقاعدگی سے تلاوت کرتیں اور ہم سب کو بھی ترجمہ کے ساتھ قرآن پڑھنے کو کہتیں۔ صبح سویرے پیار بھرے انداز میں نماز کیلئے اٹھاتیں ہم سب کو احمدیت پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتیں۔

ابا جان کافی عرصہ پہلے وفات پا چکے تھے۔ ابا جان کی وفات کے وقت ہم چھوٹے چھوٹے بہن بھائی تھے۔ لیکن امی جان نے طبیعت کی نرمی اور خدا پر بے حد توکل اور قناعت پسند ہونے کی وجہ سے بیوگی کا طویل عرصہ بڑی بہادری اور وسعت حوصلہ کے ساتھ گزارا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ان کی زندگی میں بچوں کی تمام ذمہ داریوں سے ان کو فارغ کر دیا۔ آپ نے کبھی ہمیں ابا جان کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔

آپ دعاؤں کا ایک خزانہ تھیں کیا اپنے اور کیا غیر سب کیلئے خلوص سے دعائیں کیا کرتیں۔ صدقہ وخیرات بھی حسب توفیق ادا کرتیں کسی سائل کو خالی نہ جانے دیتیں۔ بات کی صفائی، ذہن کی مضبوطی، بلند ہمتی وسیع حوصلگی اور نیت کی سچائی جیسی خصوصیات کی حامل تھیں۔ اسی طرح محبت ایثار، قربانی، وفا صبر و رضا، حلم جیسی صفات سے متصف تھیں۔ بڑی مہمان نواز تھیں۔ کہا کرتی تھیں۔ مہمان خدا تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور برکتوں کے نزول کا باعث ہوتے ہیں۔ جو کوئی ملنے آتا بہت پیار سے ملتیں۔ بڑی مشفق ومہربان ہستی تھی۔ سادہ طبیعت منکسر المزاج دنیا کی چالاکیوں کا دُور دُور تک نہیں پتہ تھا۔ خاموش طبیعت تھیں بات کرنے سے زیادہ بات سننا پسند کرتی تھیں کبھی کسی سے زندگی میں شکوہ یا شکایت نہ کیا۔ کوئی زیادتی کر بھی جاتا تو صبر سے کام لیتیں۔

تربیت کا انداز جداگانہ تھا کبھی بہت زیادہ غصہ میں نہ دیکھا۔ محبت سے بات سمجھاتیں اور اپنے مستقل عمل سے ایک عملی نمونہ پیش کرتیں۔ آپ کا حوصلہ مردوں سے بڑھ کر تھا۔ مسائل زندگی میں آئے لیکن ہر مسئلہ پر مردانہ وار نبرد آزما رہیں اور اللہ کے فضل سے کبھی ناامید نہ ہوئیں۔ خود بھی دعا گو تھیں اور ہمیں بھی دعاؤں کا درس یا کرتی تھیں۔

امی جان شفیق اور محبت کرنے والی تھیں بہوؤں اور بیٹیوں میں کبھی فرق روا نہ رکھا۔ اللہ کے فضل سے کبھی ناامید نہ ہوتی تھیں۔ ان کی زبان سے کبھی کسی کی برائی یا غیبت کرتے ہم نے نہ سنا۔

امی جان ریڑھ کی ہڈی کے مہروں کی تکلیف کی وجہ سے کافی عرصہ صاحب فراش رہیں۔ اپنی تکلیف کبھی کھل کر ہمارے سامنے بیان نہ کی۔ صبر رضا کی پیکر تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید نسیم آباد فارم ضلع عمر کوٹ تحریر کرتے ہیں۔

عائزہ ظہیر بنت مکرم ظہیر احمد صاحب واہلہ ساکن نسیم آباد فارم ضلع عمر کوٹ نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق پائی۔ مورخہ 17 دسمبر 2012ء کو بعد از نماز عصر عزیزہ کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ محترم غلام مصطفیٰ صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچی سے قرآن کریم کے مختلف حصص سنے اور دعا کروائی۔ عزیزہ عائزہ ظہیر نے اب قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا شروع کر دیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن کریم سے گہری محبت، قرآن کریم کے علوم، قرآن کریم کی تلاوت کرنے، سمجھنے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم مظفر احمد چٹھہ صاحب معاون صدر مجلس انصاراللہ یوکے تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے ہماری پیاری بیٹی مکرمہ امۃ الاعلیٰ زرقا صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد مبشر صاحب چٹھہ ابن مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب چٹھہ مرحوم آف چک نمبر 543/E.B ضلع وہاڑی مقیم لندن کو شادی کے 12 سال بعد مورخہ 2 نومبر 2012ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام تنزیل احمد عطا فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے خاص فضل وکرم سے نیک، صالح، خادم دین، صحت وسلامتی والی فعال زندگی والا اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ عتیقہ تسنیم اختر صاحبہ ترکہ مکرم نصیر احمد صاحب)

مکرمہ عتیقہ تسنیم اختر صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم نصیر احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 30/24 محلہ دارالعلوم شرقی برقبہ 1 کنال 5 مرلے 55 مربع فٹ میں سے 10 مرلہ 27.5 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ مکرم مشہود احمد چیمہ صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

ورثاء کی تفصیل

1۔ مکرمہ عتیقہ تسنیم اختر صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ رفعت سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ نصرت سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ نزہت عائشہ صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم مشہود احمد چیمہ صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

کوچے میں محشر مچانے چلا ہوں

دعا کے خزینے میں پانے چلا ہوں
مقامات اطہر پہ جانے چلا ہوں
جہاں نور بٹتا ہے ہر اک دوارے
وہاں دل سے ظلمت مٹانے چلا ہوں
گھیرا عدو نے ہے چاروں طرف سے
کوچے میں محشر مچانے چلا ہوں
نمازوں میں اب نہ رہے کوئی سُستی
میں غفلت کے پردے ہٹانے چلا ہوں
صبح و شام آیات کی ہو تلاوت
میں سوتے ہوؤں کو جگانے چلا ہوں
ہے عشقِ رسالت سے عشق الٰہی
یہ مژدہ سبھی کو سنانے چلا ہوں
وہ کدعہ کی وادی سے پھر نور پھوٹا
وہیں جا کے دھونی رمانے چلا ہوں
خدا نے ہے بخشا ہدایت کا ساغر
سُبو در سُبو میں لنڈھانے چلا ہوں
محبت ہے سب سے کسی سے نہ نفرت
یہ نعرہ میں ہر جا لگانے چلا ہوں
میں خادم ہوں حافظ، مسیح الزماں کا
یہ رستہ سبھی کو دکھانے چلا ہوں

ابن کریم

مستحق طلبہ کی امداد

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اِقْـرَا...... کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔'' آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا، یہاں تک فرمادیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے، پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

آپ کے عاشق صادق سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

''میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔۔۔''

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

علم و معرفت میں کمال حاصل کرنا اب صرف احمدی کی شان ہوگا جس کی زندہ مثال ڈاکٹر عبدالسلام ہیں۔ ہمیں تو ہزاروں ڈاکٹر عبدالسلام چاہئیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا

''اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔''

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

''اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، مجھے بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے''

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ نمبر 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا

''طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلباء و والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالب علم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کے لئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ امسال یکم جولائی 2010ء سے جون 2011ء تک 7379 طلباء/ طالبات کو وظائف اور 302 طلباء/ طالبات کو کتب مہیا کر چکے ہیں۔

یہ شعبہ مخیر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1:۔ سالانہ داخلہ جات، 2:۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3:۔ درسی کتب کی فراہمی، 4:۔ فوٹو کاپی مقالہ جات، 5:۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری وسیکنڈری 8 ہزار روپے سالانہ سے 10 ہزار روپے تک

2۔ کالج لیول 24 ہزار روپے سالانہ سے 36 ہزار روپے تک

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کیلئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون: 0092 47 6215 448
موبائل: 0092 321 7700833
0092 333 6706649
E-mail:
assistance@nazarattleem.org
URL: www.nazarattleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

ایم ٹی اے کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

4 جنوری 2013ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	دورہ حضور انور
7:05 am	درس حدیث
7:30 am	جاپانی سروس
8:00 am	ترجمۃ القرآن
9:10 am	روحانی خزائن کوئز
9:40 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
11:55 am	دورہ حضور انور
12:40 pm	سرائیکی سروس
1:30 pm	راہ ہدیٰ
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	فقہی مسائل
4:40 pm	تلاوت قرآن کریم
4:55 pm	سیرت النبی ﷺ
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:40 pm	بنگلہ پروگرام
8:45 pm	براہین احمدیہ
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2013ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	دورہ حضور انور

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/120 روپے بڑی -/480 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

ربوہ میں طلوع وغروب 31۔دسمبر

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	5:16

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جارہا ہے۔ مہربانی کرکے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کرکے اخبار الفضل جاری رکھا جاسکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
نئی کلاس یکم نومبر سے شروع ہوگی
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔ رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

BEST BROAST
ربوہ میں پہلا فیملی ریسٹورنٹ جہاں ملے آپ کو اعلیٰ معیار مناسب دام پر چکن کڑاہی۔ مٹن کڑاہی باربی کیو دیگی روسٹ۔ سپیشل قیمہ فرائی (توے والا)
اقصیٰ روڈ بالمقابل بیت البلال ربوہ
فون نمبر: 0343-7672112

FR-10

Every piece a masterpiece

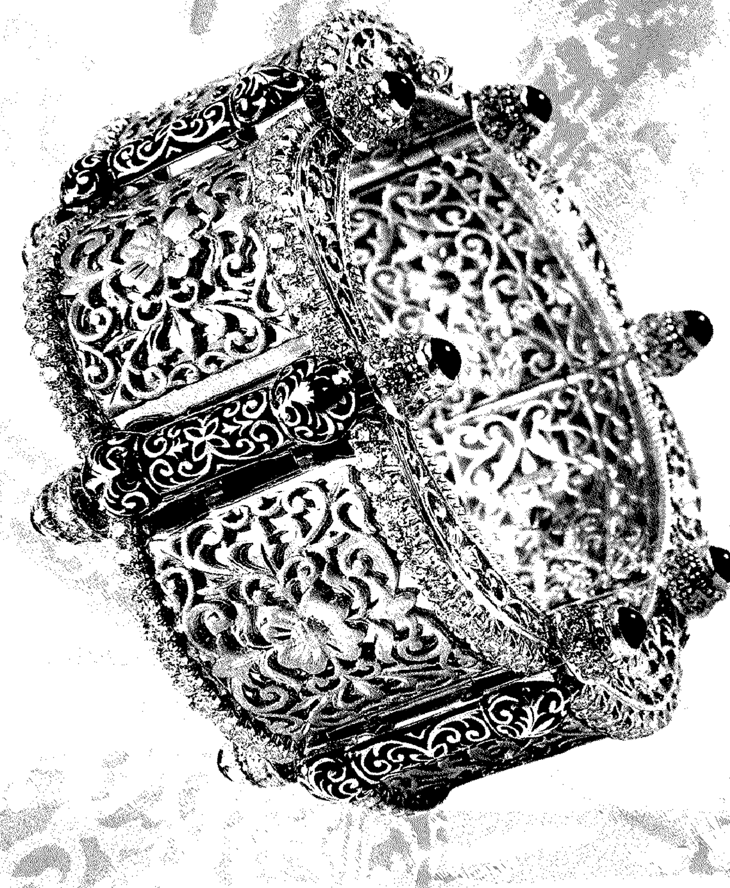

Ar-Raheem Jewellers - a name synonymous with fine jewellery in terms of design, innovation, exceptional creativity and extraordinary productive skills.

We are always inclined to create hand-crafted masterpiece jewellery that is unique and different. We bring you designs those are perfect to the minute details by the exteremly skilled craftmen.

This new masterpiece, conceived from Mughal era art, is one example of our craftmanship, creativity and innovation.

Be sure that we understand your taste, quality conciousness and individual style.

ARJ
Ar-Raheem Jewellers

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi,
Karachi-74700.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid
Market, Hyderi, Karachi-74700

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan,
Block-8, Clifton, Karachi.